یا اللہ

یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ماہنامہ

فیضِ عالم

بہاولپور۔ پاکستان

بافیضانِ نظر:

قبلہ مفتی محمد فیض احمد اُویسی نور اللہ مرقدہ

مدیر اعلیٰ

صاحبزادہ حضرت علامہ مفتی عطاء الرسول اُویسی رضوی مدظلہ العالی

مدیر

صاحبزادہ حضرت علامہ مفتی محمد فیاض احمد اُویسی رضوی مدظلہ العالی

مقام اشاعت: دار العلوم جامعہ اُویسیہ رضویہ
(سیرانی مسجد بہاولپور پاکستان)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَحۡمَۃً لِّلۡعَالَمِیۡنَ ﷺ

ماھنامہ فیضِ عالم جون ۲۰۱۶ء

رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ

مدیر اعلیٰ

صاحبزادہ حضرت علامہ مفتی عطاء الرسول اُویسی رضوی مدظلہ العالی

مدیر

صاحبزادہ حضرت علامہ مفتی محمد فیاض احمد اُویسی رضوی مدظلہ العالی

نوٹ: اگر اس رسالہ میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم ہمیں مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تا کہ اُس غلطی کو صحیح کرلیا جائے۔ (شکریہ)

faizahmedowaisi011@gmail.com admin@faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَحۡمَۃً لِّلۡعَالَمِیۡنَ ﷺ

برادرن اہلسنت! السلام علیکم ورحمة الله وبرکاتهٗ

آپ کا دارالعلوم جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور، اللہ رب العزت اور اس کے پیارے محبوب کریم روف ورحیم ﷺ کے کرم اور حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی نوراللہ مرقدہٗ کی روحانی توجہات سے علوم اسلامیہ کے فروغ کے لیے گذشتہ نصف صدی سے مصروف عمل ہے۔اس میں سیکڑوں طلباء وطالبات قدیم وجدید علوم سے مستفیض ہورہے ہیں۔ان کے قیام وطعام، تعلیم وتعلم اور تدریسی وغیر تدریسی عملہ کے مشاہرات ودیگر ضروری لوازمات پر لاکھوں روپے سالانہ خرچ ہورہے ہیں۔(علاوہ تعمیرات کے)۔

اس وقت دشمن قوتیں اسلام اور دینی مدارس کے خلاف جن سازشوں میں مصروف ہیں وہ ہر صاحبِ بصیرت مسلمان سے مخفی نہیں۔ان پر کٹھن حالات میں جامعہ ہذا کو آپ جیسے مخلص دین کا درد رکھنے والے مخیّر حضرات کے مالی تعاون کی اشدّ ضرورت ہے۔

حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان نوراللہ مرقدہٗ سے قدیمی تعلق ومحبت اور علوم اسلامیہ وعربیہ کے فروغ کے پیش نظر آپ کی اخلاقی اور مذہبی ذمہ داری ہے کہ برکتوں رحمتوں کے مہینے رمضان المبارک میں اپنے صدقات، زکوٰۃ سے اپنے اس ادارہ کی بھرپور معاونت فرما کر رسول کریم روف ورحیم ﷺ کے مہمانوں (طلباء وطالبات) کی کفالت میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کریں۔یقیناً آپ کے عطیات آپ کے لیے ذخیرہ آخرت اور صدقہ جاریہ ثابت ہونگے۔

نوٹ: بیرونی حضرات رقم بذریعہ بنک ڈرافٹ جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے پتے پر روانہ کریں۔

آن لائن بھیجنے کی صورت میں بنام جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور مسلم کمرشل بنک عیدگاہ برانچ بہاولپور اکاونٹ نمبر مع

برانچ کوڈ 1136-01-02-1328-2

والسلام محمد فیاض احمد اویسی رضوی ناظم اعلیٰ دارالعلوم جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور پنجاب

رابطہ نمبر 03009684391۔03006825931

Email: fayyazowaisi@gmail.com

fayyazahmed113@yahoo.com

﴿تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں﴾

اے رسول امیں، خاتم المرسلیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں ہے عقیدہ اپنا بصدق و یقیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

اے براہیمی و ہاشمی خوش لقب، اے تو عالی نسب، اے تو والا حسب

دودمانِ قریشی کے دُرِ ثمین، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں دستِ قدرت نے ایسا بنایا تجھے، جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے

اے ازل کے حسیں، اے ابد کے حسیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

بزمِ کونین پہلے سجائی گئی، پھر تری ذات منظر پہ لائی گئی سیدالاولیں، سیدالآخریں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

تیرا سکہ رواں کل جہاں میں ہوا، اِس زمیں میں ہوا، آسماں میں ہوا

کیا عرب کیا عجم، سب ہیں زیرِ نگیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

تیرے انداز میں وسعتیں فرش کی، تیری پرواز میں رفعتیں عرش کی تیرے انفاس میں خلد کی یاسمیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

"سدرۃُ المنتھیٰ" رہگزر میں تری، "قابَ قوسین" گردِ سفر میں تری

تو ہے حق کے قریں، حق ہے تیرے قریں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

کہکشاں ضو ترے سرمدی تاج کی، زلفِ تاباں حسیں رات معراج کی "لیلۃُ القدر" تیری منور جبیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

مصطفیٰ مجتبیٰ، تیری مدح و ثنا میرے بس میں، دسترس میں نہیں

دل کو ہمت نہیں، لب کو یارا نہیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

کوئی بتلائے کیسے سراپا لکھوں، کوئی ہے! وہ کہ میں جس کو تجھ سا کہوں توبہ توبہ! نہیں کوئی تجھ سا نہیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

چار یاروں کی شان جلی ہے بھلی، ہیں یہ صدیق، فاروق، عثمان، علی

شاہدِ عدل ہیں یہ ترے جانشیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

اے سراپا نفیس انفسِ دو جہاں، سرورِ دلبراں دلبرِ عاشقاں ڈھونڈتی ہے تجھے میری جانِ حزیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

﴿آپ کی خصوصی توجہ اور آپ کی سہولت کے لئے﴾

☆ آپ رسالہ کا بغور مطالعہ فرمایا کریں بلکہ احباب کو پڑھائیں اگر کہیں لفظی، علمی غلطی نظر آئے تو ہمیں ضرور آگاہ فرمائیں تا کہ اصلاح ہو۔ ☆ حضرت فیضِ ملت حضور مفسرِ اعظم پاکستان نوراللہ مرقدہٗ کے ہزاروں غیر مطبوعہ علمی، تحقیقی مذہبی مسودہ جات قسط وار شائع ہو رہے ہیں آپ رسالہ کا مکمل مطالعہ ضرور فرمائیں۔ ☆ جس پتہ پر آپ کے نام رسالہ آرہا ہے اگر اس میں کوئی تبدیلی مقصود ہو تو جلد آگاہ فرمائیں۔

☆سال کے بارہ شمارے مکمل ہونے پر جلد بندی ضرور کرالیں اس طرح آپ کے پاس علمی مواد محفوظ ہو کر آپ کی لائبریری کی زینت بنا رہے گا اور ردی ہونے سے بچ جائیگا۔☆ہر ماہ ۱۵ تاریخ تک رسالہ نہ ملنے کی صورت میں دوبارہ طلب کریں۔(لیکن ڈاک چوروں اور ڈاک خوروں کے محاسبہ کے بعد)۔

☆آپ کو جب چندہ ختم ہونے کی اطلاع ملے تو پہلی فرصت میں چندہ ارسال کریں۔وی پی طلب کرنے کی صورت میں آپکو اضافی رقم ادا کرنا پڑے گی اس لیے چندہ بذریعہ منی آرڈر یا ڈرفٹ ایم سی بی عیدگاہ برانچ بہاولپور کھاتہ نمبر 6-464 پر ارسال کریں۔

☆مزید معلومات کے لیے ہماری ویب سائٹ (www.faizahmedowaisi.com) بھی آپ اپنی اسکرین پر ملاحظہ کریں۔(مدیر)۔

﴿رمضان المبارک میں رسول کریم صلیٰ اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے معمولات مبارکہ﴾

افاضات۔!حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان شیخ الحدیث علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری نوراللہ مرقدہٗ۔

الحمدللہ رب العالمین

والصلوٰۃ والسلام علی سیدالانبیاء والمرسلین وعلی آلک واصحابک اجمعین

امـآ بـعد! رمضان المبارک کے مہینے میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معمولات عبادت وریاضت میں عام دنوں کی نسبت کافی اضافہ ہو جاتا۔اس مہینے میں اللہ تعالی کی محبت اپنے عروج پر ہوتی۔اسی شوق اور محبت میں آپ راتوں کے قیام میں اضافہ فرمادیتے تھے۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معمولات پر عمل کرنا ہمارے لئے باعث رحمت ونجات ہے۔انہی معمولات کی روشنی میں ہم اس مہینے کی برکتوں اور سعادتوں سے بہرہ یاب ہو سکتے ہیں۔

رسول اکرم صلیٰ اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے معمولات: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رمضان المبارک سے اتنی زیادہ محبت تھی کہ رجب المرجب کا چاند نظر آتے ہی اس کے پانے کی دعا اکثر فرمایا کرتے۔تھے۔اور رمضان المبارک کا اہتمام شعبان المعظم میں ہی روزوں کی کثرت کے ساتھ ہو جاتا تھا۔

رمضان المبارک کے پانے کی دعا فرمانا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رجب المرجب کے آغاز کے ساتھ ہی یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ:

"قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا دخل رجب قال :اللھم بارک لنا فی رجب و شعبان و بلغنا الیٰ رمضان".

(او کماقال)(مسند احمد بن حنبل،۱:۲۵۹)

یعنی جب رجب المرجب کا مہینہ شروع ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔اے اللہ! ہمارے لئے رجب اور شعبان کی برکتیں عطاء اور ہمیں رمضان نصیب فرما۔

رمضان شریف کا چاند دیکھنے پر خاص دعا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان المبارک کا چاند دیکھ کر خصوصی دعا فرمایا کرتے تھے:

"کان اذا رای ھلال رمضان قال ھلال رشد و خیر ھلال رشد و خیر امنت بالذی خلقک".

(مصنف ابن ابی شیبہ ،۱۰:٤۰۰،رقم حدیث ۹۷۹۸(المعجم الاوسط ۱۔۲۱۲،رقم حدیث ۳۱۳)

یعنی جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان المبارک کا چاند دیکھتے تو فرماتے: یہ چاند خیر و برکت کا ہے یہ چاند خیر و برکت کا ہے۔میں اس ذات پر ایمان رکھتا ہوں جس نے تجھے پیدا فرمایا۔

رمضان المبارک کی آمد پر مرحبا کہنا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مبارک مہینے کی آمد پر خوب خوشی کا اظہار کر کے اس کا استقبال کرتے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے رمضان المبارک کے استقبال کے بارے میں سوالیہ انداز میں پوچھ کر اس مہینے کی برکت کو مزید واضح کیا۔حدیث مبارکہ میں ہے:

ما تستقبلون؟ ماذا یستقبلکم؟(ثلاث مرات)

یعنی تم کس کا استقبال کر رہے ہو اور تمہارا کون استقبال کر رہا ہے۔(یہ الفاظ آپ نے تین دفعہ فرمائے)۔

اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا کوئی وحی اترنے والی ہے یا کسی دشمن سے جنگ ہونے والی ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔پھر فرمایا:

"ان اللہ یغفر فی اول لیلۃ من شھر رمضان اھل لکل ھذہ القبلۃ". (الترغیب والترھیب ۲۔۱۰۵)

یعنی تم رمضان کا استقبال کررہے ہو جس کی پہلی رات تمام اہلِ قبلہ کو معاف کردیا جاتا ہے۔

روزے میں سحری و افطاری کا معمول: رمضان المبارک میں پابندی کے ساتھ سحری و افطاری کے بے شمار فوائد اور فیوض و برکات ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزے کا آغاز سحری کے کھانے سے فرمایا کرتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسحروا فان فی السحور برکۃ".

یعنی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

(صحیح البخاری ۱۔۲۵۷ کتاب الصوم، باب برکۃ السحور، من غیر ایجاب، رقم حدیث: ۱۸۲۳)

☆ ایک دوسرے مقام پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہلِ کتاب اور مسلمانوں کے روزے کے درمیان فرق بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"فصل ما بین صیامنا و صیام اھل الکتٰب اکللۃ السحر".

یعنی حضرت ابوقیس رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور اہلِ کتاب کے روزوں میں سحری کھانے کا فرق ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل السحور، رقم حدیث: ۱۰۹۶)

☆ حضرت ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"فی السحور کلہ برکۃ فلا تدعوہ". (مسند احمد بن حنبل)

یعنی سحری کھانے میں برکت ہے اسے ترک نہ کیا کرو۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا:

"فان اللّٰہ و ملائکتہ یصلون علی المستحرین". (مسند احمد بن حنبل، ۳۔۱۲)

یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کرنے والوں پر اپنی رحمتیں نازل کرتے ہیں۔

روزے میں سحری کو بہت اہم مقام حاصل ہے۔ روحانی فیوض و برکات سے قطع نظر سحری دن میں روزے کی تقویت کا

باعث بنتی ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کو تلقین فرمائی ہے کہ سحری ضرور کھایا کرو خواہ وہ پانی کا ایک گھونٹ ہی کیوں نہ ہو۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معمول مبارک تھا کہ سحری آخری وقت میں تناول فرمایا کرتے تھے۔گویا سحری آخری وقت میں کھانا سنت ہے۔

برکت سے کیا مراد ھے؟: سحری میں برکت سے مراد اجرِ عظیم ہے کیونکہ اس سے ایک تو سنت ادا ہوتی ہے اور دوسرا روزہ کے لئے قوت وطاقت مہیا ہوتی ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ عنہ سحری میں برکت کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"واما البرکة التی فیه فظاهرة لانه یقوی علی الصیام و ینشط له و تحصل بسببه الرغبة فی الازدیاء من الصیام".

یعنی سحری میں برکت کی وجوہات ظاہر ہیں جیسا کہ یہ روزے کو تقویت دیتی ہے اور اسے مضبوط کرتی ہے۔اس کی وجہ سے روزے میں زیادہ کام کرنے کی رغبت پیدا ہوتی ہے۔

"و قیل لانه یتضمن الاسقیقاظ والذکر و الدعاء فی ذالک الوقت الشریف و قت تنزل الرحمة و قبول الدعاء و الاستغفار". (شرح نووی)

یعنی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کا تعلق رات کو جاگنے کے ساتھ ہے اور یہ وقت ذکر اور دعا کا ہوتا ہے جس میں اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور دعا اور استغفار کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے۔

سحری میں تاخیر اور افطاری میں جلدی کرنا:

☆سحری کرنے میں تاخیر اور افطاری کرنے میں جلدی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول رہا۔ملاحظہ ہو:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں فرماتے ہیں:

"قال رسول اللّٰه صلی الله علیه وآله وسلم لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر".

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت کے لوگ بھلائی پر رہیں گے جب تک وہ روزہ جلد افطار کرتے رہیں گے۔

(صحیح مسلم، ۱۔۳۵۰، کتاب الصیام، باب فضل السحور رمق)

☆حدیث قدسی ہے کہ: "قال اللّٰه تعالی احب عبادی الی اعجلهم فطراً". یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے

بندوں میں مجھے پیارے وہ ہیں جو افطار میں جلدی کریں۔ (جامع الترمذی ۱۔ ۸۸، کتاب الصوم، باب ما جاء فی تعجیل الافطار، رقم حدیث ۷۰۰)۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب تک اس امت کے لوگوں میں یہ دونوں باتیں یعنی افطار میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرنا رہیں گی تو اس وقت تک سنت کی پابندی کے باعث اور حدود شرع کی نگرانی کی وجہ سے خیریت اور بھلائی پر قائم رہیں گے۔

سحری میں تاخیر: ☆حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سحری تناول فرمانے میں تاخیر کرتے یعنی طلوع فجر کے قریب سحری کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

"رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم امرنا ان تعجل افطارنا نوخر سحورنا".

(السنن الکبری، ٤۔ ٢٣٨)

یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے روزہ جلدی افطار کرنے اور سحری میں تاخیر کا حکم دیا گیا ہے۔

☆حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لا تزال امتی علی سنتی ما لم تنتظر یفطرھا النجوم".

یعنی میری امت میری سنت پر اس وقت تک برابر قائم رہے گی جب تک کہ وہ روزہ افطار کرنے کے لئے ستاروں کا انتظار نہ کرنے لگے گی۔(مولود الضمان ۸۹۱)۔

آپ کا یہ عمل یہودیوں کے خلاف تھا جن کے ہاں سحری کرنے کا کوئی تصور نہیں تھا اور وہ افطاری کرنے کے معاملے میں آسمان پر ستاروں کے طلوع ہونے کا انتظار کیا کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول بھی یہی تھا کہ وہ آفتاب غروب ہوتے ہی افطاری سے فارغ ہو جاتے تھے۔

حضرت ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ: حضرت ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سحری کھانے کی برکت کئی طرح سے حاصل ہوتی ہے مثلاً اتباع سنت یہود و نصاری کی مخالفت عبادت پر قوت حاصل کرنا آمادگی عمل کی زیادتی بھوک کے باعث جو بدخلقی پیدا ہوتی ہے اسکی مدافعت سحری میں کئی حقداروں اور محتاجوں کو شریک کر لینا جو اس وقت میسر آجاتے ہیں۔

علامہ ابن دقیق العید رحمۃ اللہ علیہ: علامہ ابن دقیق العید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ روزے کا مقصد چونکہ پیٹ اور شرم گاہ کی خواہشات کو توڑنا اور درجہ اعتدال میں لانا ہے۔ لیکن اگر آدمی اتنا کھا جائے کہ جس سے روزے کے مقاصد پورے نہ ہوں بلکہ ختم ہی ہو کر رہ جائیں۔ اور یہ روزہ کی روح کے خلاف ہے۔ جبکہ عیش پسند لوگ ایسا کرتے ہیں کہ دن بھر کی کسر شام کو اور رات بھر کی کسر سحری کو نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔

کس چیز سے روزہ افطار فرماتے تھے؟: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر اوقات کھجوروں سے روزہ افطار فرمایا کرتے تھے۔ اگر وہ میسر نہ ہوتیں تو پانی سے افطار فرما لیتے تھے۔

حضرت سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

" اذا افطر احکم فلیفطر علی تمر فانه برکة فان لم یجد فلیفطر علی ماءٍ فانه طهور".

یعنی جب تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو اسے چاہئے کہ کھجور سے کرے کیونکہ اس میں برکت ہے اگر کھجور میسر نہ ہو تو پانی سے کیونکہ پانی پاک ہوتا ہے۔ (جامع الترمذی ۱۔۸۳، کتاب الزکوۃ)۔

افطاری اور ہمارا عمل: ہمارے ہاں افطاری کے وقت عجیب صورت نظر آتی ہے۔ ایک طرف غیر مقلدین افطاری کا وقت شروع ہونے سے چند منٹ قبل آذان دے دیتے ہیں۔ جس سے بہت سارے لوگ روزہ افطار کر لیتے ہیں جبکہ دوسری طرف رمضان المبارک میں مغرب کی اذان شروع ہوتے ہی ایک ہنگامہ بپا ہو جاتا ہے اور افطاری کے لئے بھاگم دوڑ مچ جاتی ہے۔ کوئی جلدی سے کھانے کی طرف بھاگ رہا ہے اور کلی کر کے مسجد کی طرف جا رہا ہے۔ موذن کے اذان سے فارغ ہونے کے فوراً بعد مغرب کی نماز کھڑی ہو گئی۔ اس افراتفری میں افطاری کرنے والوں میں سے کسی کو دوسری اور کسی کو آخری رکعت میں جماعت ملی۔ بدنظمی اور عدم توازن پر مبنی یہ صورت حال ہماری کج فہمی کی پیداوار ہے ہم اپنی لاعلمی کی بنا پر نمازِ مغرب میں غیر ضروری عجلت کو روا گردانتے ہیں حالانکہ نماز کا وقت اتنا تنگ بھی نہیں جتنا ہم نے سمجھ لیا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم دس پندرہ منٹ افطاری کے لئے دیں اور پھر اطمینان اور یکسوئی سے نمازِ مغرب باجماعت ادا کریں۔ اتنا وقفہ کرنے سے نماز مکروہ نہیں ہوتی۔ فقہی اعتبار سے نمازِ مغرب کا وقت گرمی اور سردی کے موسموں کے تفاوت کے پیش نظر سوا گھنٹے سے ڈیڑھ گھنٹے تک رہتا ہے۔ یہ اس کی آخری حد ہے اور اس کے بعد عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے، لہذا مناسب اور بہتر بات یہی ہے کہ چند منٹوں کے وقفہ کے بعد نمازِ مغرب کی جماعت کا اہتمام کیا جائے تاکہ سب مسلمان آسانی سے جماعت میں شامل ہو سکیں۔ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں تو ہمیشہ آذانِ مغرب کے بعد ۱۵ سے

۲۰ منٹ کا وقفہ ہوتا ہے۔اور ہمارے ہاں رمضان المبارک میں سیرانی مسجد بہاولپور میں بھی وقفہ ہوتا ہے۔اسلام ایک آسان دین ہے جس میں ہر کس و ناکس کے لئے آسانیاں ہی آسانیاں ہیں لیکن ایک ہم ہیں کہ اپنی کم فہمی اور نادانی کے باعث شریعت کی عطا کردہ سہولتوں سے استفادہ نہیں کرتے اور خواہ مخواہ مشقت اٹھاتے ہیں۔

قیام رمضان کا معمول کیا تھا؟: آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رمضان المبارک کی راتوں میں متواتر و کثرت کے ساتھ کھڑے رہنے اور نماز تسبیح و تہلیل اور ذکرِ الٰہی میں محویت سے عبارت ہے۔نماز کی اجتماعی صورت جو ہمیں تراویح میں دکھائی دیتی ہے اسی معمول کا حصہ تھی۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان المبارک میں قیام کرنے کی فضیلت کے بارے میں فرمایا:"فمن صامه و قامه ایماناً و احتسابا خرج من ذنوبه کیوم ولدته امه".(سنن نسائی، ۱:۳۰۸، کتاب الصیام)۔

یعنی جس نے ایمان و احتساب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور راتوں کو قیام کیا وہ گناہوں سے اس دن کی طرح پاک ہو جاتا ہے جس دن وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے وقت بے گناہ تھا۔

اس ارشادِ گرامی کی رو سے روزے کے آداب کی بجا آوری اور اس میں عبادت اور ذکرِ الٰہی کے لئے کھڑے رہنے سے انسان کے گناہ بارگاہ ایزدی کے عفو و کرم سے اس طرح مٹا دیئے جاتے ہیں گویا وہ ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ رات کے قیام کے لئے جو محبوب عمل سنت نبوی سے ثابت ہے نمازِ تراویح ہے جس میں قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی ہے۔

تراویح کی شرعی حیثیت: بیس رکعات نمازِ تراویح کا سنت مؤکدہ ہونا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ تراویح مسجد میں باجماعت اور انفرادی طور پر گھر میں بھی ادا فرمائی۔اس کا باجماعت ادا کرنا سنت کفایہ کے ذیل میں آتا ہے۔بصورت دیگر موجودہ نمازِ تراویح خلفائے راشدین کی سنت بھی ہے۔جس نے اجماعِ امت کا درجہ اختیار کر لیا ہے۔رمضان المبارک میں قیام کو بہت اہمیت حاصل ہے۔جتنا قیام تنہا اس مہینے کیا جاتا ہے وہ سال کے باقی گیارہ مہینوں میں نہیں ہوتا۔اسی مناسبت سے اسے قیامِ رمضان سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔منشاء خداوندی اس سے یہ ہے کہ بندہ رمضان المبارک میں راتوں کی زیادہ سے زیادہ ساعتیں اس کے حضور عبادت اور ذکر و فکر میں گزارے اور اس کی رضا کا سامان مہیا کرے۔ قیامِ رمضان شریف کا تقاضا ذکر و استغفار کی کثرت اور ذوق و شوق سے عبادت اور یادِ الٰہی میں انہماک و استغراق ہے۔رمضان المبارک کی رات کی ہر ساعت اتنی

فضیلت اور قدر و منزلت کی حامل ہے کہ ہمارے لئے اس کا اندازہ کرنا محال ہے۔

نمازِ تراویح کی فضیلت اور بیس رکعات کے متعلق تحقیق فقیر کی تصنیف ''تراویح بیس رکعات'' کا مطالعہ کریں۔(فقیر اویسی غفرلہٗ)۔

معمول ختم قرآن پاک: رمضان و قرآن میں گہرا باہمی ربط و تعلق پایا جاتا ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔

"شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ أُنزِلَ فِیهِ الْقُرْآنُ ". (القرآن، البقرۃ:۲۔۱۸۵)

رمضان کا وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے۔

حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دورانِ رمضان المبارک ایک بار ختمِ قرآن کا معمول تھا آپ حضرت جبرائیل علیہ السلام قرآن کا دور فرمایا کرتے تھے۔

صحیحین کی متفق علیہ حدیث مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ ہر رمضان المبارک میں رات کے وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام قرآن پاک کا دور کرنے کے لئے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجرہ مبارکہ میں حاضر ہوتے۔ جہاں باری باری ان دونوں ہستیوں میں سے ایک کلام پاک کی تلاوت کرتی تو دوسری سماعت فرماتی۔ یہ معمول ہر رمضان میں جاری رہا یہاں تک کہ وصال مبارک سے پہلے آخری رمضان آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سابقہ معمول کے برعکس دو مرتبہ قرآن پاک کا دور جبرائیل علیہ السلام کی معیت میں فرمایا۔ معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے وصال شریف کا علم تھا بنابریں آپ نے آخری رمضان دو بار قرآن مجید دور فرمایا۔

واہ واہ حفاظ کرام: حفاظ و قراء کرام کی کتنی خوش قسمتی ہے کہ وہ دورانِ تراویح ہر سال رمضان شریف میں قرآت اور سماعت کا فریضہ ادا کر کے بیک وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کی سنت پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔

معمول تہجد: رمضان المبارک کے دوران حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز تہجد کی ادائیگی میں معمول مبارک یہ تھا کہ آپ نماز تہجد میں آٹھ رکعت ادا فرماتے جس میں وتر شامل کر کے کل گیارہ رکعتیں بن جاتیں۔ تہجد کا یہی مسنون طریقہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"علیکم بقیام اللیل فانه داب الصالحین قبلکم".

یعنی تم پر رات کا قیام (نماز تہجد) لازمی ہے کیونکہ تم سے صالحین کا یہ عمل رہا ہے۔

(سنن الترمذی 2۔ 194 کتاب الدعوات حدیث نمبر 3549)

فضائل نماز تھجد: نمازِ تہجد تمام نفلی نمازوں میں افضلیت کا درجہ رکھتی ہے۔اس کی فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"شرف المومن صلاته بالليل و استغناؤه في ايدن الناس".

یعنی مومن کی فضیلت رات کو قیام میں ہے اور عزت لوگوں سے استغناء میں ہے۔

(سلسله الاحاديث الصحيحة 4۔ 526 رقم حديث 1903)

نمازِ تہجد میں با قاعدہ ادا کرنے سے بندہ اپنے رب کی بارگاہ میں وہ مقام و مرتبہ حاصل کر لیتا ہے کہ اسے عزت و وقار اور شانِ استغناء نصیب ہوتی ہے جس کے صلے میں اسے دنیا میں کسی کے آگے دست سوال دراز کرنے کی حاجت نہیں رہتی اور اس کی جبین نیاز آستانہ خداوندی کے سوا اور کسی در پر نہیں جھکتی۔بندہ جب اپنے رب سے تعلق آشنائی محکم و پختہ کر لیتا ہے تو اس کی زندگی بقول علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر کی عملی تفسیر بن جاتی ہے۔

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو عجب چیز ہے لذت آشنائی

راتوں کی تنہائی میں خدا سے راز و نیاز اور اس کے آگے گڑگڑا کر گریہ و وزاری کے ساتھ دعائیں مانگنے سے بندہ دنیا سے مستغنی ہو جاتا ہے اور کسی فرعون کو خاطر میں نہیں لاتا۔رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کے شب زندہ دار اور نماز تہجد کی خاطر قیام اللیل کرنے والوں کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا۔حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں:

"قال رسول اللّٰه صلى الله عليه وآله وسلم اشراف امتى حملة القرآن و اصحاب الليل".

یعنی میری امت کے برگزیدہ افراد وہ ہیں جو قرآن کو (اپنے سینوں میں) اٹھائے ہوئے ہیں اور شب بیداری کرنے والے ہیں۔

(شعب الايمان 2۔ 557 رقم حديث 2703)

امت کے یہ پاک باز اور قدسی صفات مردان باخدا ہیں جن کے بارے میں اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

" إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا ".(القرآن، المزمل ٧٣۔٦)

ترجمہ: بیشک رات کا اٹھنا نفس کو سختی سے روندتا ہے اور (وقت دعا دل وزبان کی یکسانیت کے ساتھ) سیدھی بات نکلتی ہے۔

ان نفوس قدسیہ کی راتیں یوں بسر ہوتی ہیں کہ ان کے پہلو شب کی خلوت میں بستروں سے الگ رہتے ہیں جب مخلوق خواب گراں کی لذتوں میں غلطاں ہوتی ہے وہ اپنے رب کو منانے کے لئے اس کے حضور پیکر عجز و نیاز بنے گڑگڑا رہے ہوتے ہیں۔

رمضان المبارک کی راتوں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ نماز عشاء وتراویح ادا کرنے کے بعد آرام کے لئے تشریف لے جاتے پھر رات کے کسی حصے میں نمازِ تہجد کے لئے بیدار ہوتے تو بشمول وتر گیارہ رکعتیں نماز کی ادا فرماتے۔

نمازِ تہجد کے لئے نمازِ عشاء کے بعد کچھ سونا شرط اور مسنون ہے یہی عمل افضل و مستحب ہے جو سنت صحابہ رضی اللہ عنہم اور سنت صالحین سلف سے ثابت ہے بغیر نیند کے نماز تہجد کا ادا کرنا مکروہ ہے۔

حضرت سید الاولیاء شہنشاہ بغداد حضور الشیخ عبدالقادر جیلانی غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کتاب "غنیۃ الطالبین" میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نمازِ تہجد کے بارے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی گئی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں:

"قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من صلی رکعتین بعد عشاء الاخرۃ یقرآ بفاتحۃ الکتاب مرۃ (قُلْ ھُوَ اللّٰہ اَحَدٌ) بنی اللّٰہ لہ قصرین فی الجنۃ اھل الجنۃ".

یعنی جو شخص آخر عشاء کے بعد دو رکعت اس طرح ادا کرے کہ ایک مرتبہ فاتحہ (الحمد شریف) اور بیس مرتبہ سورۃ اخلاص (قل ھو اللّٰہ احد) پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں دو محل بنائے گا جن کا اہل جنت مشاہدہ کریں گے۔

(الدار المنثور 6۔415)(فضائل القرآن لابن الضریس۔116 رقم حدیث 270)

کثرت صدقات و خیرات: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ وہ صدقہ وخیرات کثرت کے ساتھ کیا کرتے تھے۔کوئی سوالی ان کے در سے خالی نہیں جاتا تھا۔لیکن رمضان المبارک میں صدقہ وخیرات کی مقدار باقی مہینوں کی نسبت اور زیادہ بڑھ جاتی۔اس ماہ صدقہ وخیرات میں اتنی کثرت ہو جاتی کہ ہوا کے تیز جھونکے

بھی اس کا مقابلہ نہ کر سکتے۔حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

"فاذا لقيه جبريل عليه السلام كان رسول اللهصلى الله عليه وآله وسلم اجود بالخير من الريح المرسلة".

یعنی جب حضرت جبریل امین علیہ السلام آ جاتے تو آپ کی سخاوت کی برکات کا مقابلہ تیز ہوا نہ کر پاتی۔

(صحيح البخاری 1۔ كتاب الصوم)

حضرت جبریل علیہ السلام چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام محبت لیکر آتے تھے۔ رمضان المبارک میں چونکہ عام دنوں کی نسبت کثرت سے آتے تھے۔اس لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے آنے کی خوشی میں صدقہ و خیرات بھی کثرت سے کرتے۔

شرح: اس حدیث مبارکہ کی شرح بیان کرتے ہوئے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔"و فی هذا الحديث فوائد منها بيان عظيم جوده صلى الله عليه وآله وسلم و منها استحباب اكثار الجود فی رمضان و منها زياده الجود والخير عند ملاقاة الصالحين و عقب فراقهم للتآثر بلقائهم ومنها استحباب مدارسة القرآن".(شرح نووی 15۔69)

فوائد:اس حدیث پاک سے کئی فوائد اخذ ہوتے ہیں۔مثلاً:

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جود وسخا کا بیان۔

☆رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ وخیرات کے پسندیدہ عمل ہونے کا بیان۔

☆ نیک بندوں کی ملاقات پر جود وسخا اور خیرات ہونے کا بیان۔

☆ نیک بندوں سے ملنے کے بعد ان کی ملاقات کی خوشی میں صدقہ وخیرات۔

☆قران مجید کے شرح درس وتدریس کے لئے مدرس کے قیام کا جواز۔

معمول اعتکاف: رمضان المبارک میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑی باقاعدگی کے ساتھ اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔زیادہ تر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری عشرے کا اعتکاف فرماتے کبھی کبھار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے اور دوسرے عشرے میں بھی اعتکاف فرمایا۔لیکن جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مطلع کر دیا گیا کہ شب قدر رمضان کے آخری عشرے میں ہے۔اس کے بعد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ آخری

عشرے میں ہی اعتکاف فرمایا۔

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ کے معمول اعتکاف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتی ہیں۔

"ان النبی کان یعتکف العشر الآواخر من رمضان حتی توفاہ اللّٰہ تعالی".

یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

(صحیح البخاری 1۔271 کتاب الاعتکاف)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ آخری عشرہ کے علاوہ رمضان المبارک کے پہلے اور دوسرے عشرے میں بھی اعتکاف فرمایا۔

☆حضرت سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"ان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکف العشر الاول من رمضان ثم اعتکف العشر الاوسط فی قبۃ ترکیۃ علی سدتھا حصیر قال :فاخذ الحصیر بیدہ فنحاھا فی ناحیۃ القبۃ ثم اطلع راسہ فکلم الناس فدنوا منہ فقال :انی اعتکف العشر الاول التمس ھذہ اللیلۃ ثم اعتکف العشر الاوسط ثم اتیت فقیل لی :انھا فی العشر الآواخر فمن احب منکم ان یعتکف فلیعتکف".

یعنی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان المبارک کا پہلا عشرہ اعتکاف فرمایا پھر آپ نے درمیانی عشرہ اعتکاف فرمایا اور یہ اعتکاف ایسے ترکی خیمہ میں تھا جس کے دروازے پر بطور پردہ چٹائی تھی جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مبارک ہاتھ سے پکڑ کر خیمہ کی طرف ہٹایا اور پھر اپنا سر اقدس نکال کر صحابہ کرام کو اپنے قریب آنے کے لئے فرمایا جب وہ قریب آ گئے تو فرمایا میں نے لیلۃ القدر کی تلاش میں پہلا عشرہ اعتکاف کیا پھر میں نے درمیانی عشرہ اعتکاف کیا پھر مجھے بتایا گیا کہ وہ آخری عشرہ میں ہے۔تم میں سے جو اعتکاف جاری رکھنا چاہتا ہے وہ اسے جاری رکھے۔

(صحیح لمسلم 1۔ کتاب الصیام حدیث نمبر 1167)

آخری سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

”كان النبى صلى الله عليه وآله وسلم يعتكف فى كل رمضان عشرة ايام فلما كان العام الذى قبض فيه اعتكف عشرين يوماً “.

(صحيح البخارى 1۔ كتاب اعتكاف)

یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال رمضان المبارک میں دس دن تک اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ لیکن جس سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصال فرمایا اس سال آپ بیس دن تک معتکف رہے۔

اعتکاف میں انسان دنیاوی معاملات سے علیحدگی اختیار کر کے اللہ رب العزت کی رضا کی تلاش میں گوشہ تنہائی اختیار کرتا ہے۔ صوفیاء کرام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسی سنت پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی میں چلہ کشی کے عمل کو اختیار کرتے ہیں تا کہ وہ اس عمل کے ذریعے خدا کو راضی کر سکیں اور تزکیہ نفس کے مقام کو حاصل کر سکیں۔

رمضان المبارک میں ہم کیا کریں؟؟ ... : رمضان المبارک کی ہر ہر ساعت ہمارے لئے سعادتوں کی خیرات لیکر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں کی نوید بن کر آتی ہے لیکن کیا ہم ان سے مستفیض ہو کر اپنے لئے آخرت کی نجات اور کامیابی کا توشہ و سامان فراہم کرتے ہیں؟ کیا ہم اس ماہِ مقدس کے شب و روز کے سعید لمحوں کو غنیمت جان کر اپنی عاقبت سنوارنے کا اہتمام کرتے ہیں؟ ہمیں سوچنا چاہئے کہ ہم اس ماہ مبارک کا حق کہاں تک ادا کر پاتے ہیں؟۔ ہمیں اپنا یہ معمول بنانا چاہئے کہ جب ہم سحری کے لئے بیدار ہوں تو باوضو ہو کر کچھ وقت نماز تہجد کی ادائیگی کے لئے نکالیں اور پھر پوری زندگی اس کی پابندی کے لئے کوشش کرتے رہیں۔ ہماری بقیہ زندگی میں تہجد کا معمول اس قدر راسخ ہو جائے کہ پھر اسے ترک کرنے کا تصور بھی نہ ہو سکے۔

رمضان المبارک کو یہ شرف اور فضیلت حاصل ہے کہ نماز تراویح اور نماز تہجد کے درمیان سونے کا وقفہ بھی شامل عبادت تصور کیا جاتا ہے۔ گویا اس مقدس اور مبارک مہینے کی ہر ہر ساعت فیوض و برکات کی حامل ہو کر نامہ اعمال میں بطور عبادت لکھ دی جاتی ہے۔ فقیر نے اپنے اس مضمون میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معمولاتِ رمضان کا ذکر اس امید سے کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سنت نبوی کے مطابق رمضان المبارک مدینہ منورہ میں گذارنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

آمین بحرمت سیدالانبیاء والمرسلین صلیٰ اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم

فقط مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور پنجاب پاکستان

روزہ کے چند ضروی مسائل

(۱) عرف شرع میں مسلمان کا بہ نیت عبادت صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک اپنے آپ کو قصداً کھانے پینے اور جماع سے باز رکھنا ہے۔

(۲) جھوٹ، چغلی، غیبت، گالی دینا، بیہودہ باتیں کرنا، کسی کو تکلیف دینا، وقت کے پاس کرنے کے لئے شطرنج، تاش کھیلنا یہ سب باتیں روزہ کو مکروہ کر دیتی ہیں۔ روزہ میں مسواک کرنا مکروہ نہیں جیسا کہ عام طور پر مشہور ہے۔

☆ تندرستی طبع کے لئے تیل لگانا سرمہ و خوشبو استعمال کرنا جائز ہے

☆ ایک شخص کی طرف سے دوسرا شخص روزہ نہیں رکھ سکتا۔

☆ بھول چوک کر کھا لینے، منہ بھری قے اور احتلام ہو جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆ سحری کے وقت مغالطہ میں کھا پی لینا کہ ابھی وقت باقی ہے مگر وقت نہیں تھا اسی طرح افطار کے وقت روزہ کھول لینا یا دل کی وجہ مگر افطار کا وقت نہیں ہوا تھا دونوں صورتوں میں قضا واجب ہوگی۔

☆ عورتوں کو حیض کی حالت میں نماز، روزہ کی ادائیگی شرعاً منع ہے۔ نمازیں معاف ہو جائیں گی مگر روزے کی قضا لازم ہوگی۔

صدقہ فطر: صدقہ فطر کی مقدار یہ ہے کہ گندم سوا دو سیر یا اس کی قیمت یہی صحیح وزن ہے جس کی تحقیق اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے فتاویٰ میں فرمائی ہے۔ صدقہ فطر عید سے قبل دینا بھی جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ عید کی صبح صادق ہونے کے بعد اور عید گاہ جانے سے پہلے ادا کرے صدقہ فطر کے مستحق وہی لوگ جو زکوٰۃ کے مستحق ہیں لیکن فی زمانہ آپ کی زکوٰۃ صدقات فطرات کے بہترین مستحق دینی مدارس کے طلباء کرام ہیں۔ لہذا آپ جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں علوم دینیہ پڑھنے والے طلبہ/طالبات کی سرپرستی فرمائیں اور ان کی مدد و اعانت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ آپ کی تھوڑی توجہ سے اشاعت دین کا کام ہوگا۔

طریقہ نماز عید الفطر: عید الفطر کی نماز واجب ہے پہلے نیت کریں یعنی نیت کی میں نے دو رکعت نماز عید الفطر مع زائد چھ تکبیروں کے واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ کی طرف پیچھے اس امام کے اللہ اکبر کہتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور زیر ناف باندھ لیں اور ثناء یعنی "سُبْحَانَکَ اللّٰھُم" پڑھیں پھر دوسری اور تیسری مرتبہ کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور چھوڑیں اور چوتھی تکبیر میں ہاتھ باندھ لیں۔ پھر امام قرات کرے گا مقتدی خاموش رہیں اور پھر دوسری رکعت

میں تلاوت کے بعد جب امام تکبیر کہے آپ بھی تکبیر کہہ کر پہلی دوسری تیسری مرتبہ کانوں تک ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دیں اور چوتھی تکبیر بغیر ہاتھ اٹھائے رکوع میں چلے جائیں بقیہ نماز حسب دستور ادا کریں اور بعد نماز اپنی جگہ خاموش بیٹھ کر خطبہ سنیں اور دعا کریں (اپنی تمام عبادات ،صدقات اور حسنات ،صوم وصلوٰۃ پر قبولیت کی مہر لگانے کے لیے اجتماعی طور پر درود وسلام بحضور سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم پیش کرنے کے بعد) مصافحہ اور معانقہ کرنا سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور عید مسرت بھی....اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم کے صدقے سب مسلمانوں کی جملہ عبادت کو منظور مقبول فرمائے۔آمین۔

﴿اس ماہ کے اہم واقعات﴾

یوں تو رمضان المبارک کا لمحہ لمحہ یادگار ہے لیکن کچھ ایسے واقعات ہیں جو تاریخ کے اوراق میں ہمیشہ یاد رکھے گئے ہیں۔چند ایک کا کر قارئین کرام کے ذوق مطالعہ کے لیے حاضر ہیں:

☆۔ایک تحقیق کے مطابق اس ماہ کی تین تاریخ کو جد الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام پر صحیفے نازل ہوئے۔

☆۔۶ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات۔

☆۔۱۳ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل۔

☆۔۱۸ کو حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور، نازل ہوئیں۔

☆۔۲۱ کو امام الانبیاء علیہ التحیہ والثناء پر قرآن مجید نازل ہوا۔

☆۔اسی طرح کی ۲۱/۲۳/۲۵/۲۷،۲۹ کی راتوں میں کوئی رات لیلۃ القدر شریف۔

☆۔یکم رمضان امبارک ۱ھ کو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

☆۔بعض روایات کے مطابق رمضان المبارک ۲ھ کو بوقت ظہر مدینہ منورہ میں تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا۔

☆۔۱۵ رمضان المبارک ۳ھ کو مدینہ منورہ میں سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے ہاں امام عالی مقام سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

☆۔رمضان المبارک ۴ھ کو مدینہ منورہ میں شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا۔

☆۔۲۰ رمضان المبارک ۸ھ کو فتح مکہ ہوا۔حق آیا باطل مٹ گیا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ معظّمہ کو بتوں سے پاک فرمایا۔

☆۔رمضان المبارک ۹ھ کو آیت ربواء (سود کی حرمت) نازل ہوئی۔

☆۔اسی ماہ ۹ھ میں غزوہ تبوک پیش آیا۔

☆۔اسی ماہ ۲۶ھ کو مسجد نبوی شریف کی توسیع ہوئی۔

☆۔اسی ماہ ۳۴ھ کو اہلِ کوفہ نے بغاوت کردی۔

☆۔اسی ماہ ۳۷ھ میں مسلمانوں سے خوارج کی جنگ ہوئی۔

☆۔اسی ماہ ۶ ۱۳۳۲ھ کو پہلی جنگ عظیم کا آغاز ہوا۔

☆۔اسی ماہ کی ۲۷ ویں شب کو ۱۳۶۶ھ، 1947ء میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔

﴿تواریخ وصال﴾

☆۔۱۰ رمضان المبارک سن ۱۰ البعثت نبوی۔سیدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ (ام المؤمنین) رضی اللہ عنہا کا وصال مکہ مکرمہ میں ہوا۔

☆۔۳ رمضان المبارک حضرت سیدۃ النساء خاتون جنت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا۔

☆۔۲۰ رمضان المبارک ۲ھ حضور اکرم کی صاحبزادی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا سیدنا عثمان غنی ﷺ کی زوجہ محترمہ۔

☆۔۱۷ رمضان المبارک ۵۷ھ کو سیدہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔

☆۔اسی ماہ ۹۵ھ کو ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا۔

☆۔اسی ماہ ۱۱ھ میں سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا۔

☆۔اسی ماہ ۱۸ھ کو صحابی رسول ﷺ حضرت سہل بن عمرو ﷺ کا وصال ہوا

☆۔اسی ماہ ۳۲ھ کو حضور اکرم ﷺ کے چچا سیدنا حضرت عباس ﷺ کا انتقال ہوا۔

☆۔اسی ماہ ۳۳ھ کو صحابی رسول ﷺ حضرت مقداد بن الاسود ﷺ کی وفات ہوئی۔

☆۔۲۰ رمضان المبارک ۶۱ھ کوفہ کی جامع مسجد میں حضرت مولا کائنات شیر خدا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی شہادت ہوئی۔سیدنا امام حسن ﷺ کو خلیفہ منتخب کیا گیا۔

☆۔اسی ماہ ۵۳ھ کو زیاد بن سفیان کا انتقال ہوا۔

☆۔اسی ماہ ۵۴ھ میں شاعر دربار رسالت مآب ﷺ حضرت سیدنا حسان بن ثابت ﷺ کا مدینہ منورہ میں وصال ہوا۔

☆۔ یکم رمضان المبارک ۱۸۱ھ کو بمقام ہیت سیدنا امام عبداللہ ابن مبارک حنفی رضی اللہ عنہ۔

☆۔ ۱۷ رمضان المبارک ۷۲۴ھ کو سیدنا بوعلی قلندر رضی اللہ عنہ (پانی پت)۔

☆۔ اسی ماہ مبارک ۱۳۵ھ میں سیدہ حضرت رابعہ بصریہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا۔

☆۔ ۹ رمضان المبارک ۱۲۰ھ۔ حضرت خواجہ حبیب عجمی علیہ الرحمۃ۔

☆۔ ۹ رمضان المبارک ۱۴۷ھ حضرت داود طائی علیہ الرحمۃ۔

☆۔ ۳ رمضان المبارک ۲۵۳ھ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ۔

☆۔ ۱۸ رمضان المبارک ۲۵۷ھ حضرت یحیٰ بن معاویہ علیہ الرحمہ۔

☆۔ ۲۷ رمضان المبارک ۱۲۱ھ خواجہ عزیزان رامتینی علیہ الرحمۃ۔

☆۔ ۱۸ رمضان المبارک ۷۵۷ھ شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی علیہ الرحمۃ۔

☆۔ ۱۴ رمضان المبارک ۹۷۰ھ حضرت سید محمد غوث علیہ الرحمۃ۔

☆۔ ۱۰ رمضان المبارک قاضی حمید الدین ناگوری علیہ الرحمۃ۔

☆۔ ۱۰ رمضان المبارک حضرت سید معصوم شاہ قادری علیہ الرحمۃ۔

☆۔ ۱۴ رمضان المبارک سندھ کے عظیم بزرگ شاعر ہفت زبان حضرت سچل سرمست علیہ الرحمۃ۔ (رانی پور سندھ)۔

☆۔ اسی ماہ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ (انڈیا) اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

☆۔ ۳ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ۔ (گجرات)۔

☆۔ ۱۷ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیالوی علیہ الرحمۃ۔ (سیال شریف)۔

☆۔ ۲۵ رمضان المبارک غزالی زماں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ۔ (ملتان شریف)۔

☆۔ استاد العلماء مولانا عبدالکریم اعوان علیہ الرحمۃ (امین آباد ضلع رحیم یار خان) کا وصال اسی ماہ ہوا۔

☆۔ ۱۰ رمضان المبارک حضرت پیر منظور شاہ صاحب قادری (بستی نور شاہ فتح پور کمال ضلع رحیم یار خان)۔

☆۔ ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ ۲۶ اگست ۲۰۱۰ء جمعرات حضور مفسر اعظم پاکستان فیض ملت علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی نور اللہ مرقدہٗ کا بہاولپور میں وصال ہوا۔

☆۔ ۴ رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ مولانا عبدالکریم ابدالوی علیہ الرحمۃ۔ (خانقاہ ڈوگراں)۔

☆-۲۰رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ جمعرات کومفتی محمد صالح اویسی ٹریفک حادثہ میں شہید ہوئے۔

حضورفیض ملت کی عظیم یادگارجامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کی رواں سال کی تعلیمی روائیداد

میانوالی میں دورہ تفسیرالقرآن: ☆میانوالی جامعہ غوثیہ واحدیہ فیض العلوم میں حضورفیضِ ملت محدث بہاولپوری نوراللہ مرقدہٗ کے محبوب شاگرداورخلیفہ مجازحضرت علامہ پیرزادہ سید محمد منصورشاہ اویسی کے زیراہتمام یکم تا ۲۵ شعبان المعظم ہرسال مثالی دورہ قرآن کی کلاس پڑھائی جاتی ہے اس سال تیرویں دورہ میں جگرگوشہ فیضِ ملت صاحبزادہ محمد فیاض احمداویسی کے علاوہ حضرت علامہ مولانا محمد نصراللہ نصر (جنڈوالہ) نے بہت سارے موضوعات مدلل نوٹس تیارکراوتے ہیں۔ یوں حضورفیضِ ملت مفسراعظم پاکستان نوراللہ مرقدہٗ کاعلمی وروحانی فیضان جاری ہے۔

(ابومحمد عبداللہ ہاشم محمد اعجاز اویسی)

امتحانات: تنظیم المدارس اہلسنت کے سالانہ امتحانات میں شعبۃ البنات میں الشہادۃ العامہ (میٹرک) میں ۱۵ طالبات، الشہادۃ (ایف اے) میں ۸ طالبات، الشہادۃ العالیہ (بی اے) میں ۱۰ طالبات شریک امتحان ہوئیں۔ جبکہ طلباء الشہادۃ العامہ (میٹرک) تا الشہادۃ العالمیہ (ایم اے) میں ۵۹ طلباء شریک ہورہے ہیں۔

دورہ تفسیرالقرآن: میں ملک کے مختلف شہروں سے فضلاءکرام شریک ہیں حضورفیضِ ملت نوراللہ مرقدہٗ کے شہزادگان علامہ محمد عطاء الرسول اویسی، صاحبزادہ محمد فیاض احمداویسی، صاحبزادہ محمد ریاض اویسی، علامہ مولانا شیخ الحدیث صاحبزادہ ہادی بخش صدیقی (مہتمم دارالعلوم جامعہ صدیقہ رحیم آباد حب چوکی بلوچستان)، علامہ مولانا محمد امیر احمد نوری نقشبندی (صدرمدرس جامعہ ہذا)، حضرت مولانا حافظ بشیراحمداویسی، مولانا مفتی محمد قربان اویسی، نے مختلف موضوعات پرشرکائے دورۂ تفسیر کودروس ارشادفرمائے۔

(ابوعبداللہ محمد اعجاز اویسی)

دورہ تفسیر قرآن میں حضورفیضِ ملت مفسراعظم پاکستان (نوراللہ مرقدہٗ) کا علمی فیضان جاری ہے

: حضورفیضِ ملت نوراللہ مرقدہٗ اکثرفرمایا کرتے تھے کہ پاکستان میں دورہ تفسیرالقرآن شروع کرانے کا سہراحضرت شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے سرہے۔ فرماتے جب فقیر نے ۱۹۶۱ء میں دورہ شریف کا آغاز کیا۔ تو علامہ ہزاروی صاحب علیہ الرحمۃ نے میری حوصلہ

افزائی کے لیے نہ صرف کلمات خیر فرمائے بلکہ طلباء کو فقیر کے پاس دورہ کے لیے روانہ فرمایا۔ یہ تھا ہمارے اسلاف کا دین کے کام کرنے والوں کے لیے حوصلہ افزائی کرنے کا قابل تقلید طریقہ۔ اللہ کرے اب بھی ہم میں یہ جذبہ پیدا ہو جائے کہ مسلک حق اہلسنت کی ترویج و اشاعت کرنے والوں کا دیگر تعاون نہ سہی "قول المعروف صدقة" کے پیش نظر کلمات خیر سے تو یاد کریں۔

حضور فیضِ ملت نور اللہ مرقدہٗ نے ملک کے کونے کونے میں نصف صدی تک دورہ تفسیر القرآن کی کلاس میں اس شان سے دروس ارشاد فرمائے کہ ہزاروں علماء و مشائخ کرام نے علمی، روحانی اکتساب فیض حاصل کیا۔ سال میں کئی مرتبہ یہ کلاس مختلف شہروں میں سجتی جس میں مسلک حق اہلسنت کے معمولات و عقائد پر قرآن و حدیث سے دلائل قائم کئے جاتے، مختلف فیہ موضوعات پر محقق نوٹس تیار کرائے جاتے۔ حضرت قبلہ کے وصال شریف کے بعد یہ کلاس ملک کے مختلف مدارس میں آپ تلامذہ پڑھا رہے ہیں۔ مثلاً:

☆ آپ کے قائم کردہ جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں ہر سال آپ کے تینوں شہزادگان کے علاوہ آپ کے ارشد ملامذہ یہ کلاس پڑھا رہے۔ (تفصیل شمارہ میں شامل ہے)۔

﴿مؤمن کے شب و روز﴾

افاضات۔ حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ۔

ماہنامہ "فیض عالم" بہاولپور کے وہ قارئین کرام جنہوں نے ۱۹۹۰ء کی دہائی کے شمارہ جات کا مطالعہ کیا ہے۔ اس میں حضور فیضِ ملت محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ کے غیر مطبوعہ مضامین میں "مؤمن کے شب و روز" کے عنوان سے ایک سلسلہ ہم نے شروع کیا تھا جس میں روزمرہ کے بنیادی ضروری مسائل قسطوار شائع ہوتے تھے۔ اس وقت بہت مقبول ہوا دوبارہ سے وہ سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے۔

﴿استنجا کا طریقہ (حنفی)﴾

استنجا خانہ میں جنات اور شیاطین رہتے ہیں۔ اگر جانے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لی جائے تو اس کی برکت سے وہ ستر دیکھ نہیں سکتے۔ حدیث پاک میں ہے کہ جن آنکھوں اور لوگوں کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب پاخانے کو جائے تو بسم اللہ کہہ لے۔ استنجا خانے میں داخل ہونے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیجیے بلکہ بہتر ہے کہ یہ دعا پڑھ لیجیے (اول و آخر دور دشریف)

"بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَائِثِ".

ترجمہ: اللہ تعالی کے نام سے شروع یا اللہ میں شیطان جنوں اور جنیوں سے پناہ مانگتا/مانگتی ہوں۔

الٹا قدم یعنی بایاں قدم رکھ کر استنجا خانہ میں داخل ہو۔ ننگے سر استنجا خانہ میں داخل ہونا منع ہے۔ سر ڈھانپ لے۔

جب پیشاب کرنے یا قضائے حاجت کے لیے بیٹھیں تو منہ اور پیٹھ دونوں میں سے کوئی بھی قبلہ کی طرف نہ ہو۔ جب تک قضائے حاجت کے لیے بیٹھنے کے قریب نہ ہو کپڑا بدن سے نہ ہٹائے اور نہ ہی حاجت سے زیادہ بدن کھولے۔

دونوں پاؤں ذرا کشادہ کر کے بائیں پاؤں پر زور دیکر بیٹھے کہ اس طرح بڑی آنت کا منہ کھلتا ہے اور اجابت آسانی سے ہوتی ہے۔ کسی دینی مسئلہ پر غور نہ کرے کہ محرومی کا باعث ہے۔ اس دوران اذان یا چھینک یا سلام کا جواب نہ دے۔

خود چھینکے تو زبان سے الحمدللہ نہ کہے دل میں کہہ لے۔ بات چیت نہ کرے۔ اپنی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے۔ اس نجاست کو نہ دیکھے جو بدن سے نکلی ہے۔ دیر تک استنجا خانہ میں نہ بیٹھے کہ بواسیر ہونے کا اندیشہ ہے۔ قضائے حاجت سے فارغ ہو کر پہلے پیشاب کا مقام دھوئے پھر پاخانہ کا مقام۔ جب استنجا خانہ سے نکلے تو پہلے دایاں قدم نکالے اور باہر نکلنے کے بعد یہ دعا پڑھے (اول و آخر درود شریف)

"الحمدلله الذی اذهب عنی الاذی وعافانی".

یعنی اللہ تعالی کا شکر ہے جس نے مجھ سے تکلیف دہ چیز کو دور کیا اور مجھے راحت بخشی۔

(بہار شریعت حصہ دوم۔ ردالمختار جلد اول۔ سنن الترمذی جلد اول)

﴿کفایت شعاری.....عملی مثال﴾

(جو غربت کے باوجود سوال نہیں کرتے)

(تحریر تو پتہ نہیں کس کی ہے لیکن سیدھی دل پہ لگی ?????? ضرور پڑھیئے)

جب ابا کی تنخواہ کے ساڑھے تین سو روپے پورے خرچ ہو جاتے تب امّاں ہمارا پسندیدہ پکوان تیار کرتیں۔ ترکیب یہ تھی کہ سوکھی روٹیوں کے ٹکڑے کپڑے کے پرانے تھیلے میں جمع ہوتے رہتے اور مہینے کے آخری دنوں میں ان ٹکڑوں کی قسمت کھلتی۔ پانی میں بھگو کر نرم کر کے ان کے ساتھ ایک دو مٹھی بچی ہوئی دالیں سل بٹے پر پسے مصالحے کے ساتھ دیگچی میں ڈال کر پکنے چھوڑ دیا جاتا۔ حتیٰ کہ مزے دار دلیم سا بن جاتا اور ہم سب بچے وہ دلیم انگلیاں چاٹ کر ختم کر جاتے۔ امّاں کے لیے صرف دیگچی کی تہہ میں لگے کچھ ٹکڑے ہی بچتے۔ امّاں کا کہنا تھا کہ کھرچن کا مزہ تم لوگ کیا جانو۔ اور امّاں ایسی سگھڑ تھیں کہ ایک دن گوبھی پکتی اور اگلے دن اسی گوبھی کے پتوں اور ڈنٹھلوں کی سبزی بنتی اور یہ کہنا مشکل ہو جاتا کہ

گو بھی زیادہ مزے کی تھی یا اس کے ڈنٹھلوں کی سبزی۔

امّاں جب بھی بازار جاتیں تو غفور درزی کی دکان کے کونے میں پڑی کترنوں کی پوٹلی بنا کے لے آتیں۔ کچھ عرصے بعد یہ کترنیں تکیے کے نئے غلافوں میں بھر دی جاتیں۔ کیونکہ امّاں کے بقول ایک تو مہنگی روئی خریدو اور پھر روئی کے تکیوں میں جراثیم بسیرا کر لیتے ہیں۔ اور پھر کترنوں سے بھرے تکیوں پر امّاں رنگ برنگے دھاگوں سے شعر کاڑھ دیتیں۔ کبھی لاڈ آجاتا تو ہنستے ہوئے کہتیں تم شہزادے شہزادیوں کے تو نخرے ہی نہیں سماتے جی، سوتے بھی شاعری پر سر رکھ کے ہو۔

عید کے موقع پر محلے بھر کے بچے غفور درزی سے کپڑے سلواتے۔ ہم ضد کرتے تو امّاں کہتیں وہ تو مجبوری میں سلواتے ہیں کیونکہ ان کے گھروں میں کسی کو سینا پرونا نہیں آتا۔ میں تو اپنے شہزادے شہزادیوں کے لیے ہاتھ سے کپڑے سیئوں گی۔ جمعۃ الوداع کے مبارک دن ابّا لٹھے اور پھول دار چھینٹ کے دو آدھے آدھے تھان جانے کہاں سے خرید کر گھر لاتے۔ لٹھے کے تھان میں سے ابّا اور تینوں لڑکوں کے اور چھینٹ کے تھان میں سے دونوں لڑکیوں اور امّاں کے جوڑے کٹتے اور پھر امّاں ہم سب کو سلانے کے بعد سحری تک آپا نصیبن کے دیوار ملے کوارٹر سے لائی گئی سلائی مشین پر سب کے جوڑے سیتیں۔ آپا نصیبن سال کے سال اس شرط پر مشین دیتیں کہ ان کا اور ان کے میاں کا جوڑا بھی امّاں سی کے دیں گی۔ ہم بہن بھائی جب ذرا ذرا سیانے ہوئے تو ہمیں عجیب سا لگنے لگا کہ محلے کے باقی بچے بچیاں تو نئے نئے رنگوں کے الگ الگ چمکیلے سے کپڑے پہنتے ہیں مگر ہمارے گھر میں سب ایک ہی طرح کے کپڑے پہنتے ہیں۔ مگر امّاں کے اس جواب سے ہم مطمئن ہو جاتے کہ ایک سے کپڑے پہننے سے کنبے میں محبت قائم رہتی ہے۔ اور پھر ایسے چٹک مٹک کپڑے بنانے کا آخر کیا فائدہ جنھیں تم عید کے بعد استعمال ہی نہ کر سکو۔

چھوٹی عیدیوں بھی واحد تہوار تھا جس پر سب بچوں کو ابّا ایک ایک روپے کا چاند تارے والا بڑا سکہ دیتے تھے۔ اس کے انتظار اور خرچ کرنے کی منصوبہ بندی میں چاند رات آنکھوں میں ہی کٹ جاتی۔ صبح صبح نماز کے بعد ہم بچوں کی شاپنگ شروع ہو جاتی۔ سب سے پہلے ہر بہن بھائی کوڈو کے ٹھیلے سے ایک ایک پنی والی گول عینک خریدتا جسے پہن کر چال میں اتراہٹ سی آجاتی۔ پھر سب کے سب چاندی کے ورق لگی میٹھی املی اس لالچ میں خریدتے کہ رفیق اینچی ہر ایک کو املی دیتے ہوئے تیلی جلا کر املی میں سے شعلہ نکالے گا۔ پھر خانہ بدوشوں کے خوانچے میں بھرے مٹی کے کھلونوں اور رنگین کاغذ اور بانس کی لچکدار تیلیوں سے بنے گھگو گھوڑے کی باری آتی۔ آخر میں بس اتنے پیسے بچتے کہ سوڈے کی بوتل آ

سکے۔ چنانچہ ایک بوتل خرید کر ہم پانچوں بہن بھائی اس میں سے باری باری ایک ایک گھونٹ لیتے اور نظریں گاڑے رہتے کہ کہیں کوئی بڑا گھونٹ نہ بھر جائے۔ پیسے ختم ہونے کے بعد ہم دوسرے بچوں کو پٹھان کی چھرے والی بندوق سے رنگین اور مہین کاغذ سے منڈھے چوبی کھانچے پر لگے غبارے پھوڑتے بڑی حسرت سے دیکھتے رہتے۔ بندر یا ریچھ کا تماشا بھی اکثر مفت ہاتھ آ جاتا اور اوپر نیچے جانے والے گول چوبی جھولے میں بیٹھنے سے تو ہم سب بہن بھائی ڈرتے تھے اور اس کا ٹکٹ بھی مہنگا تھا۔ بقرعید پر سب کے ہاں قربانی ہوتی سوائے ہمارے۔ مگر یہاں بھی امّاں کی منطق دل کو لگتی کہ جو لوگ کسی وجہ سے دنیا میں قربانی نہیں کر سکتے ان کے بکرے اللہ کریم کے ہاں جمع رہتے ہیں۔ جب ہم اس کے پاس جائیں گے تو ایک ساتھ سب جانور قربان کریں گے، انشا اللہ تعالیٰ!۔ ایک دفعہ گڑیا نے پوچھا کہ امّاں کیا ہم جلدی اس کے پاس نہیں جا سکتے؟ ہر سوال پر مطمئن کر دینے والی امّاں چپ سی ہو گئیں اور ہمیں صحن میں چھوڑ کر اکلوتے کمرے میں چلی گئیں۔ ہم بچوں نے پہلی بار کمرے سے سسکیوں کی آوازیں آتی سنیں مگر جھانکنے کی ہمت نہ ہوئی۔ سمجھ میں نہیں آیا کہ آخر گڑیا کی بات پر رونے کی کیا بات تھی۔ کوئی چھ سات ماہ بعد ایک دن امّاں باورچی خانے میں کام کرتے کرتے گر پڑیں۔ ابّا نوکری پر تھے اور ہم سب سکول میں۔ گھر آ کر پتہ چلا کہ آپا نصیبن امّاں کی چیخ سن کر دوڑی دوڑی آئیں۔ اور پھر گلی کے نکڑ پر بیٹھنے والے ڈاکٹر محسن کو بلا لائیں۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ امّاں کا دل اچانک ساتھ چھوڑ گیا ہے۔ تدفین کے بعد ایک روز گڑیا نے میرا بازو زور سے پکڑ لیا اور یہ کہتے ہوئے پھوٹ پڑی کہ خود تو اوپر جا کر اگلی عید پر اکیلے اکیلے بکرے کاٹیں گی اور ہمیں یہیں چھوڑ گئیں۔

تمام احباب رمضان المبارک، عیدین اور دیگر خوشیوں میں غربا، یتیموں، مساکین اور اپنے آس پاس سفید پوش لوگوں کو بھی شریک کریں جو غربت کے باوجود سوال نہیں کرتے۔

﴿تندرستی ہزار نعمت ہے﴾

ایک دوست کی عیادت کرنے آج جانا ہوا، سال ڈیڑھ پہلے اُس کا پہلوانوں جیسا تگڑا وجود، بلند قد و قامت، فنِ تعمیر میں کمال مہارت رکھنے والا ذہین معمار، انتہائی با اثر اور با رُعب شخصیت کا مالک، آج ... آج اُس کو بیماری میں بیبس دیکھ آیا ہوں، باتوں باتوں وہ کہنے لگا، اب میرا وزن 70 کلو ہے، سال بھر بیمار رہنے کے باوجود اگر اب 70 کلو وزن ہے تو بیماری سے پہلے کیا وزن تھا؟، میں نے تعجب سے پوچھا؟؟ 103 کلو وہ بولا، یرقان ہوا، اُس کا علاج کرایا، گُردے کام کرنا چھوڑ گئے، اب گردوں کا عارضہ ہے، اگر ایک کلو پانی پیتا ہوں، اِخراج آدھا کلو ہوتا ہے، آدھا پیٹ میں رہ کر

نقصان دیتا ہے، گردے واش کرواتا ہوں تب جا کر سکون ملتا ہے، کتنے دنوں بعد گردے واش کرواتے ہو؟ اور کتنے پیسے لگتے ہیں؟ میں نے پوچھا..... ہر چوتھے روز چار ہزار لگتے ہیں، اُس نے کہا.... پاس ہی دو سلنڈر پڑے تھے، میں نے اِن کے بارے استفسار کیا تو وہ بولا، آکسیجن کی کمی ہو جاتی ہے، تو ان سے آکسیجن کی کمی پوری کرتا ہوں، یہ جو چھوٹا سلنڈر ہے، یہ 300 میں بھر دیتے ہیں، دن میں 3 بار بھرواتا ہوں، اب بڑا سلنڈر لیا ہے یہ 800 میں بھر دیتے ہیں، آج چوتھا دن ہے، یہ بھی اب ختم ہے، تسلی اور دعا لینے کے بعد میں واپسی ہونے لگا، تو اُس نے کہا، میرے لئے دعا!!!... میں نے جونہی دعا کے لئے ہاتھ بلند کئے، میرے آنسو تھے کہ رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے، میں مانگنا بھول گیا، بس اِک سوچ تھی یا پھر آنسو، کہ یہ مریض روزانہ آکسیجن 900 کی لیتا ہے اور میں مفت، یہ پانی پیتا ہے اِخراج کے چار ہزار ادا کرتا ہے اور میں مفت، یہ کئی مہینوں سے بستر سے اُٹھ نہیں سکتا اور میں گھوم پھر رہا ہوں، مجھ پہ کتنا کرم ہے تیرا اے میرے اللہ، میرے مولا، مگر میں پھر بھی شکر گزار بندہ نہ بنا، بس اِسی سوچ اور آنسو کی برسات میں میں نے ہاتھ اپنے منہ پہ پھیرے، اور تشکر کے آنسو لئے وہاں سے یہ شعر دل میں پڑھتے رخصت ہوا!۔۔۔

جہاں میں عبرت کے ہیں ہر سُو نمونے
مگر تُجھ کو اَندھا کیا ہے رنگ و بُو نے

دعائے مغفرت کی اپیل ہے: ☆محترم میاں خورشید اویسی (مسہ کوٹھا۔ضلع لودھراں) کے والد گرامی مولانا محمد رمضان (اوچشریف والے) فوت ہوئے۔☆حضرت علامہ مفسر قرآن سید عبدالرشید ایازؔ اویسی (میانوالی) کے والدین کریمین یکے بعد دیگرے اللہ کو پیارے ہوئے۔☆علامہ عاشق مصطفیٰ قادری (مرحوم) کے والد گرامی محترم سلطان احمد (خانپور نورنگہ بہاولپور) وفات پا گئے۔☆محترم معراج الدین صاحب (میانوالی) کے بڑے بھائی اچانک دل کا دورہ پڑنے سے فوت ہوئے۔قارئین کرام سے مرحومین کی مغفرت اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی اپیل ہے۔(ادارہ)۔**جب اللہ کسی حکمران سے ناراض ہوتا ہے:** ہارون الرشید کے دور میں بغداد میں ایک درویش رہتا تھا۔اس درویش کا نام بہلول دانا تھا۔بہلول دانا بیک وقت ایک فلاسفر اور ایک تارک الدنیا درویش تھا۔اس کا کوئی گھر، کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔وہ عموماً شہر میں ننگے پاؤں پھرتا رہتا تھا اور جس جگہ تھک جاتا تھا وہیں ڈیرہ ڈال لیتا تھا۔لوگ اس کے پیچھے پیچھے پھرتے رہتے تھے۔وہ جب کسی جگہ بیٹھ جاتا تھا تو لوگ اس کے گرد گھیرا ڈال لیتے تھے جس کے بعد بہلول دانا بولتا رہتا تھا اور لوگ اس کے اقوال لکھتے رہتے تھے۔اگر کسی دن اس کا موڈ ذرا سا خوشگوار ہوتا

تو وہ لوگوں کو سوال کرنے کی اجازت بھی دے دیتا تھا اور اس کے بعد لوگ اس سے مختلف قسم کے سوال پوچھتے رہتے تھے۔ ہارون الرشید بھی اس کا بہت بڑا فین تھا۔ جب کبھی بہلول دانا کا موڈ ذرا سا بہتر ہوتا تھا تو وہ بھی اس کی محفل میں شریک ہو جاتا تھا۔ ایک دن بہلول دانا محل کے پاس آ گیا۔ ہارون الرشید کو اطلاع ملی تو وہ اس کے پاس حاضر ہو گیا۔ بہول نے بادشاہ کی طرف دیکھا اور غصے سے پوچھا: ہاں! بتاؤ کیا مسئلہ ہے؟ ہارون الرشید نے عرض کیا: حضور! جب اللہ تعالی کسی حکمران سے خوش ہوتا ہے تو وہ اس کو کیا تحفہ دیتا ہے؟ بہلول دانا نے غور سے اس کی طرف دیکھا اور بولا: اللہ اسے درست اور بروقت فیصلے کی قوت دیتا ہے۔ ہارون الرشید نے پوچھا: حضور! اگر اللہ کسی حکمران سے ناراض ہو جائے تو وہ اس سے کون سی چیز چھین لیتا ہے؟ بہلول دانا نے چند لمحے سوچا اور ہنس کر بولا: فیصلہ کرنے کی قوت۔ ہارون الرشید نے پھر پوچھا حضور! بادشاہ کو کیسے پتہ چلے گا کہ اللہ اس سے خوش ہے یا ناراض؟ اس سوال پر بہلول دانا چند لمحے خاموش رہا۔ اس نے آسمان کی طرف نظریں اٹھائیں اور ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا: ہارون الرشید! جب اللہ تعالی کسی شخص سے خوش ہوتا ہے تو وہ اس کو عزت اور محبت سے نوازتا ہے لیکن جب اللہ کسی سے ناراض ہوتا ہے تو وہ اس شخص کو نفرت کی علامت بنا دیتا ہے۔ خلق خدا اس سے پناہ مانگنے لگتی ہے اور اس کی زندگی عبرت کا نشان بن جاتی ہے۔ ہارون الرشید کے ماتھے کے شکن گہرے ہو گئے۔ اس نے ایک لمبی آہ بھری اس کے بعد بہلول سے عرض کیا۔ اور حضور! جب اللہ کسی بادشاہ سے ناراض ہو جائے تو اس کا انجام کیا ہوتا ہے۔ بہلول دانا نے غور سے بادشاہ کی طرف دیکھا، پھر مسکرایا اور بولا: ہارون! جب کوئی شخص قدرت کے انجام کا شکار ہوتا ہے تو در در کی ٹھوکریں اس کا مقدر بن جاتی ہیں۔ وہ سونے میں ہاتھ ڈالتا ہے تو ریت اس کی مٹھیمیں آتی ہے۔ وہ اپنے تئیں اچھا فیصلہ کرنا چاہتا ہے لیکن قدرت اسے بے عزت کر دیتی ہے۔ اس کے اپنے بھی پرائے ہو جاتے ہیں اور وہ اپنی زندگی سے تنگ آ کر اپنا گلہ خود ہی گھونٹ دیتا ہے۔

عورت کا پردہ: عورت کی بے پردگی کو معمولی سمجھنا اس قبیح عمل کو برائی اور گناہ نہ سمجھنا اور اس لعنت کی مخالفت و نفرت کی بجائے اس سے شیطانی لطف اٹھانا یقیناً یہ مرد کی انتہا درجے کی بے حسی و بے غیرتی ہے۔

(قاری سعید احمد۔ مدینہ منورہ)

☆.....☆.....☆

☆.....☆

☆